سوال

(84) نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

عبدالعزیز بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے نام جو میری اس تحریر کو دیکھے، اللہ تعالی سب مسلمانوں کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور ان کو اپنے ان بندوں کی سلک مروارید میں منسلک کرے خوف و تقویٰ الہیٰ جن کا شعار ہے۔ آمین!

سلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ_اما بعد:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بہت سے مسلمان نماز باجماعت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور بعض علماء نے اس سلسلہ میں جو سہولت بیان کی ہے اس سے استدلال کرتے ہیں۔ مجھ پر یہ واجب ہے کہ میں اس مسئلہ کی اہمیت و نزاکت کو بیان کروں۔ کسی بھی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اس معاملہ میں کوتاہی کرے جس کی عظمت شان کو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول کریم علیہ من ربہ افضل الصلوة والتسلیم کو بہت عظیم قرار دیا ہے، اس کی حفاظت کرنے اور اسے باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس میں کوتاہی و سستی کرنا منافقوں کی نشانی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (البقرة۲/۲۳۸)

''(مسلمانو!) سب نمازیں خصوصا درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرو''

تو جو شخص نماز کو کم اہمیت دیتا اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا نہیں کرتا تو اس کے بارے میں یہ کیونکہ سمجھا جائے کہ اس نے نماز کی حفاظت اور اس کی تعظیم کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة ۲/۴۳)

''اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔''

یہ آیت کریمہ نص ہے کہ نمازیوں کے ساتھ شریک ہو کر باجماعت ادا کرنا واجب ہے اور اگر مقصود صرف نماز قائم کرنا ہوتا تو پسر اس آیت کریمہ کو درج ذیل الفاظ کے ساتھ ختم کرنے کی کوئی واضح مناسبت نہ ہوتی کہ

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرة ۲/۴۳)

کیونکہ نماز کا حکم تو اس آیت کے شروع میں بھی ہے نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ (النساء ۴/۱۰۲)

''اور (اے پیغمبر!) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے!''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنے کو تو اللہ سبحانہ وتعالی نے حالت جنگ میں بھی واجب قرار دیا ہے تو حالت امن میں اس کے وجوب کا اندازہ خود فرمالیجئے، اگر کسی کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے سلسلہ میں رخصت ہوتی تو ان لوگوں کو ہوتی جو دشمن کے بالمقابل صف آرا ہوتے ہیں اور جنہیں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ دشمن کسی وقت بھی ان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ان مجاہدین کے لئے بھی رخصت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ نماز کو باجماعت ادا کرنا نہایت اہم واجب ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے میں کوتاہی کرے۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں اور نماز کی جماعت کھڑی کر دی جائے اور پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور پھر کچھ ایسے آدمیوں کو جنہوں نے ایندھن کے گٹھے اٹھا رکھے ہوں، لے کر ایسے آدمیوں کے پاس جاوں جو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔''

صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نے دیکھا کہ نماز ادا کرنے سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا یا مریض بلکہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت مریض بھی دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز (باجماعت) ادا کرنے کے لئے آیا کرتا تھا۔'' یہ بھی انہی سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن ہدایت سکھائے اور یہ بات بھی سنن ہدایت میں سے ہے کہ نماز اس مسجد میں (باجماعت) ادا کی جائے جس میں اذان ہوتی ہو۔'' ''صحیح مسلم میں انہی سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ بات خوش لگے کہ وہ کل اللہ تعالی کو ایک مسلمان کی حثیت سے ملے تو اسے چاہیئے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں ان کے لئے اذان دی جاتی ہو۔ اللہ تعالی نے تمہارے نبی کے لئے سنن ہدایت کو مقرر فرمایا ہے اور نمازوں کو (باجماعت) ادا کرنا بھی سنن ہدایت میں سے ہے اور اگر تم نمازوں کو اپنے گھروں میں اس طرح ادا کرو جس طرح یہ نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے تو گمراہ ہو جاوگے، جو شخص بھی اچھے طریقے سے وضو کر کے کسی مسجد میں آجاتا ہے تو ہر قدم کے عوض اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں) نماز (باجماعت) سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا، اس زمانے میں مریض آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے کے ساتھ لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔''

''صحیح مسلم ''ہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد تک پہنچا دے تو کیا میرے لئے اپنے گھر نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟ ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتے ہو؟ ''اس نے عرض کیا ''ہاں ''تو آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر اس آواز پر لبیک کہو۔''

ایسی احادیث بہت زیادہ ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز باجماعت اللہ تعالی کے ان گھروں میں ادا کرنا واجب ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اوران میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے ۔ لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے کا خصوصی اہتمام کرے اور اپنے بیٹوں ، اہل خانہ ، پڑوسیوں اور دیگر تمام مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی تلقین کرے تاکہ اللہ تعالی اوراس کے رسول (ﷺ) کے حکم کی اطاعت ہو اور جس سے اللہ تعالی اوراس کے رسول (ﷺ) نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب ہو اوران منافقوں کی مشابہت سے دوری ہو، جن کا

اللہ تعالی نے ان کی بری عادتوں کے ساتھ ذکر یا ہے اوران میں سے سب سے خبیث عادت یہ ہے کہ وہ نماز ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

اِنَّ الْمُنافِقِینَ یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَہُوَ خَادِعُھُم وَاِذَا قَامُوا اِلَی الصَّلَاۃِ قَامُوا کُسَالَی یُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُونَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیلًا ١٤٢ مُّذَبذَبِینَ بَینَ ذَٰلِکَ لَا اِلَیٰ ہٰؤُلَاءِ وَلَا اِلَیٰ ہٰؤُلَاءِ وَمَن یُضْلِلِ اللّٰہُ فَلَن تَجِدَ لَہُ سَبِیلًا (النساء ۴/۱۴۲۔۱۴۳)

''منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کے لئے اور اللہ کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم ۔ بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف (ہوتے ہیں) نہ ان کی طرف اور جس کو اللہ بھٹکائے تو تم اس کے لئے کبھی بھی رستہ نہ پاوگے ۔''

نماز باجماعت ادا نہ کرنا ، بالکل نماز نہ پڑھنے کا ایک بہت بڑا سبب بن جاتا ہے اور یہ حقیقت معلوم ہے کہ ترک نماز کفر، ضلالت اوردائرہ اسلام سے خروج ہے کیونکہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز سے ہے ۔

(صحیح مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نیز نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''وہ عہد جو ہمارے اوران (کفار ومشرکین) کے درمیان ہے ، وہ نماز ہے ، جس نے نماز کو ترک کردیا اس نے کفر کیا ۔''

نماز کی عظمت شان ، اس کی حفاظت کے وجوب ، حکم الہی کے مطابق اس کی اقامت اوراس کے ترک سے اجتناب کرنے کے بارے میں آیات واحایث بہت زیادہ ہیں جو مشہور ومعروف ہیں، لہذا ہر مسلمان کے لئے یہ واجب ہے کہ نماز کو پابندی کے ساتھ بروقت ادا کرے ، اس طرح ادا کرے جس طرح اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اور اللہ تعالی کے گھروں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ باجماعت ادا کرے تاکہ اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت بجالا کر اللہ تعالی کے غضب اوراس کے دردناک عذاب سے بچ سکے ۔ جب حق ظاہر اوراس کے دلائل واضح ہوں تو پھر کسی کے لئے کسی فلاں یا فلاں کے قول کی وجہ سے اس سے روگردانی جائز نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے :

(فَاِن تَنَازَعتُم فِی شَیءٍ فَرُدُّوہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُولِ اِن کُنتُم تُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ ذَٰلِکَ خَیرٌ وَاَحسَنُ تَاْوِیلًا) (النساء ۴/۵۹)

''اوراگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے اوراگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اوراس کے رسول (ﷺ کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اوراس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے ۔''

اور فرمایا :

فَلیَحذَرِ الَّذِینَ یُخَالِفُونَ عَن اَمرِہِ اَن تُصِیبَھُم فِتنَۃٌ اَو یُصِیبَھُم عَذَابٌ اَلِیمٌ (النور ۲۴/۶۳)

''جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

نماز باجماعت ادا کرنے میں بے شمار فوائد اور بے پناہ مصلحتیں اور حکمتیں ہیں، جن میں سے نمایاں ترین باہمی تعارف ، نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون ، حق کی وصیت اوراس پر

صبر کی تلقین ، نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والے کو جرات دلانا، جاہل کو نماز کی تعلیم دینا ، اہل نفاق کو غصہ دلانا اوران کی راہ سے دوری اختیار کرنا ، بندگان الٰہی کے درمیان شعائراللہ کا اظہار کرنا، قول و عمل سے اس کی طرف دعوت دینا ، علاوہ ازیں باجماعت اداکرنے کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں ۔ اللہ تعالی مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کی رضا اور دنیا وآخرت کی بہتری ہے اور ہم سب کو اپنے نفس کی شرارتوں ، برے عملوں اور کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بچائے ۔

انہ جواد کریم ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ' وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ - واللہ ولی التوفیق

فتاویٰ ابن باز